رمضان المبارک کے
فضائل و مسائل

جمع و ترتیب
مفتی خالد محمود طاہر
نگران شعبۂ تعلیم جامعہ عائشۃ الرسول و اُستاذ جامعہ محمودیہ
سیٹلائٹ ٹاؤن، سمندری روڈ، فیصل آباد

روزے دار کے منہ کی بو حق تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

ان کے لیے مچھلیاں (تک بھی) روزہ افطار کرنے تک دُعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔

حق تعالیٰ روزانہ جنت کو سجا کر فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندوں کی تکلیف دُور کی جائے گی اور وہ (اے جنت!) تیری طرف آجائیں گے۔

سرکش شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے۔

آخری رات میں بخشش کر دی جاتی ہے۔

(الترغیب والترہیب: ۲۱۴/۲۰)

رمضان المبارک کی آمد پر سرکارِ دو عالم ﷺ کا خطبہ استقبالیہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے، ایسا مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض اور اس کی رات کے قیام کو بھلائی کی چیز بنایا ہے۔ جس نے اس میں کسی بھلائی کی خصلت (نفل) کے ساتھ تقرب حاصل کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے علاوہ ایام میں فرض ادا کیا۔ اور جس نے اس میں کوئی فرض ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے علاوہ میں ستّر (70) فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس شخص نے کسی مؤمن کو روزہ افطار کروایا، یہ افطاری اس کے لیے اس کے گناہوں کی بخشش اور اس کی جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہوگی اور اس کے لیے روزہ دار کے اجر جیسا اجر ہوگا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کم کیا جائے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر کوئی تو اتنی وسعت نہیں پاتا کہ وہ روزہ دار کو (پیٹ بھر کر) افطار کرائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب تو اس شخص کو بھی عطا فرماتے ہیں جو کسی روزہ دار کو افطار کرائے ایک کھجور پر یا ایک گھونٹ پانی پر یا دُودھ پر۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ (عشرۂ اولیٰ) رحمت ہے اور اس کا درمیانی حصہ (عشرۂ وسطیٰ) مغفرت ہے اور آخری حصہ (عشرۂ اخیرہ) آگ سے آزادی ہے۔ اس مہینے میں جس نے اپنے مملوک (یا نوکر) سے بوجھ کو ہلکا کر دیا تو اللہ اسے بخش دیں گے اور آگ سے آزاد کر دیں گے۔

رمضان المبارک میں کلمہ طیبہ اور استغفار کا وِرد، جنت کی طلب اور جہنم کی پناہ زیادہ سے زیادہ مانگنے کا معمول بنانا چاہیے، ان چاروں چیزوں کے لیے درج ذیل دُعا کا اہتمام کیجیے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

”نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، ہم اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ حاصل کرتے ہیں“۔

رمضان المبارک پورے سال کا قلب (دِل) ہے، اگر یہ درُست رہے گا تو پورا سال درُست رہے گا۔ (جمع الفوائد: ۱/۳۰۷)

ماہِ رمضان المبارک کے تین حصے اور اُن کی دُعائیں

......(تینوں عشروں کی مناسبت سے مندرجہ ذیل دُعائیں پڑھی جاسکتی ہیں، اور دیگر مسنون دُعائیں بھی)......

پہلا عشرہ رحمت	❶ رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعَزُّ الۡاَکۡرَمُ اے رَبّ! بخش دیجئے اور رحم کیجئے، یقیناً آپ بڑی عزت وسخاوت والے ہیں۔ ❷ رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ اے رَبّ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔
دوسرا عشرہ مغفرت	❶ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ اے اللہ! میری اور تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔ ❷ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا ربّ ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔
تیسرا عشرہ جہنم سے خلاصی	❶ اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنِیۡ مِنَ النَّارِ اے اللہ! مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔ ❷ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ اے اللہ! بیشک تو معاف کرنیوالا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرمادیجئے۔

معمولاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے:

❶ عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عام دِنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہوجایا کرتے تھے۔

❷ اللہ ربّ العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے، اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے یعنی بہت کھلے دِل کے ساتھ صدقہ وخیرات فرماتے تھے۔

❸ مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔

> **فرمانِ رسول ﷺ**
> روزے اور قرآن بندہ کیلئے سفارش کرینگے چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ (بیہقی فی الشعب)

مستحباتِ روزہ ﴿وہ کام جو روزہ میں پسندیدہ ہیں﴾

★ سحری کھا کر روزہ رکھنا (اگر بھوک نہ ہوتب بھی کچھ نہ کچھ کھالے تاکہ سنت اَدا ہوجائے)۔

★سحری کرنے میں وقت کے اندر اندر تاخیر کرنا (یعنی آخری حصے صبح صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا افضل اور زیادہ ثواب ہے)۔

★کھجور سے سحری کرنا، سحری میں روٹی سالن یا چاول کھانا ضروری نہیں ہے بلکہ ماکولات (کھانے کی چیزیں) اور مشروبات (پینے والی چیزیں مثلاً دودھ، جوس وغیرہ) میں سے جو بھی چیز مل جائے اس سے سحری کرنے سے سحری کی سنت اَدا ہو جائے گی۔

★اگر رات جنابت لاحق ہو تو فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر لینا تاکہ روزہ جیسی عبادت پاکی کے ساتھ شروع ہو، البتہ اگر اس سے پہلے غسل کا موقع نہ مل سکا تب بھی سحری کر کے روزہ رکھا جا سکتا ہے، روزہ ہو جائے گا۔

★زبان کو ناجائز باتوں سے اور اعضاء کو ناجائز کاموں سے باز رکھنا۔

★غروبِ آفتاب کی تسلی کے بعد افطاری میں جلدی کرنا۔

★تازہ کھجور سے افطار کرنا، ورنہ خشک کھجور سے، اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔

★کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا، اس کے بعد پانی سے۔

★جس چیز سے افطار کیا جائے وہ طاق ہو، مثلاً تین، پانچ، سات وغیرہ۔

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

افطار کی دُعاء: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دُعاء پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

''اے اللہ! میں نے آپ کے لیے روزہ رکھا اور آپ کے دیے ہوئے رزق سے افطار کر رہا ہوں''۔

★رشتہ داروں محتاجوں اور مسکینوں کو صدقہ و خیرات سے نوازنا، حصولِ علم میں مشغول رہنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، دُرود شریف پڑھنا، استغفار اور ذکر و اذکار میں لگے رہنا، اور اعتکاف کرنا۔

مباحاتِ روزہ ﴿وہ کام جو روزہ میں کیے جاسکتے ہیں، اور ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا﴾

سُرمہ اور تیل وغیرہ: روزہ میں سُرمہ لگانا، آنکھ کی دوا ڈالنا، ڈاڑھی مونچھ اور بالوں پر تیل لگانا یا بدن پر مالش کرنا جائز ہے، اگر چہ ان کا مزہ حلق میں محسوس ہو یا تھوک میں سُرمہ کا رنگ بھی دکھائی دے۔

مسواک کرنا: مسواک جیسے بغیر روزہ کے ہر وضو میں سنت ہے یونہی روزہ میں بھی سنت ہے، خواہ

صبح استعمال کی جائے یا شام کو، اور خواہ تر ہو یا خشک، اور مسواک کرتے ہوئے اس کا کوئی ریشہ بے اختیار حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔

★ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، غسل کرنا، گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا جائز ہے، بے صبری اور پریشانی ظاہر کرنے کیلئے یہ کام مکروہ ہیں اور احتیاط کی جائے کہ حلق میں پانی نہ جائے۔

★ گفتگو کرتے ہوئے ہونٹ لعاب (تھوک) سے تَر ہو جائیں پھر اس کو نگل جائے، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

★ ناک کی رطوبت اتنی زور سے کھینچی کہ حلق میں چلی گئی، یا منہ میں رَال جمع ہوئی اور اس کو نگل گیا۔

★ خود بخود قے آجانا۔

احتلام ہونا: اگر روزہ دار دِن میں سویا اور احتلام ہو گیا (یعنی سونے کی حالت میں منی خارج ہونا) تو روزہ فاسد نہیں ہوا بلکہ صحیح ہے، البتہ جتنی جلدی ہو سکے غسل کر لے، بلا وجہ غسل میں تاخیر نہ کرے تا کہ روزے کا وقت زیادہ سے زیادہ پاکی میں گزرے۔

★ انجکشن لگوانا خواہ کسی مرض کے لیے ہو یا طاقت کے لیے، خواہ گوشت میں لگائے یا رَگوں میں۔

ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

★ کسی عذر سے رَگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا، یا خون چڑھوانا۔

★ ایسی آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں۔

وِکس یا بام لگانے کا حکم: روزہ کے دوران جسم کی بیرونی حصے میں وِکس یا بام لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، البتہ گرم پانی میں وِکس ڈال کر بھانپ لینے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔

★ دانتوں کے درمیان چنے سے کم مقدار کی کوئی چیز پھنسی رہ گئی اور اس کو نگل گیا۔

ہونٹوں پر سُرخی لگانا: عورت کو روزے کی حالت میں ہونٹوں پر سُرخی لگانا جائز ہے، البتہ منہ کے اندر جانے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔

مکروہاتِ روزہ ﴿ وہ کام جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر روزہ توڑنے تک پہنچا سکتی ہیں ﴾

★ جھوٹ بولنا، جھوٹی شہادت دینا، جھوٹی قسم کھانا، غیبت کرنا، چغل خوری، دھوکہ دہی کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، کسی سے عداوت دُشمنی رکھنا، اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا دیکھنا،

سینمابینی، ٹی وی، وی سی آر دیکھنا۔ ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا البتہ مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

★ قصداً اپنے منہ میں جمع شدہ لعاب کو نگل جانا۔

سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی)

★ ٹوتھ پیسٹ اور منجن وغیرہ سے دانت صاف کرنا اور عورتوں کا مسی یا دنداسہ لگانا۔ اور اگر ان کا کوئی جز حلق سے نیچے اُتر گیا، تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

★ ناک میں پانی ڈالنے میں یا کلی کرنے میں مبالغہ کرنا۔

★ بیوی کو شہوت کے ساتھ چھونا، بوسہ لینا، پیار کرنا، چمٹنا، لپٹنا، ہاتھ پھیرنا، بار بار دیکھنا۔ اگر شہوت کے ساتھ نہ ہو تو مکروہ نہیں، اور اگر ان چیزوں سے انزال ہونے کا اندیشہ یا گمان ہو تو ایسا کرنا حرام ہے۔

★ بلا عذر زبان سے کوئی چیز چکھنا یا منہ میں رکھ کر چبانا۔

★ روزے کی حالت میں اتنا خون دینا کہ کمزوری آجائے۔

روزہ دار کیلئے دوخوشیاں
ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا۔ (الحدیث)

مفسداتِ روزہ (وہ کام جن سے روزہ مفسد یعنی ٹوٹ جاتا ہے)

★ نکسیر کا خون حلق میں پہنچ کر پیٹ میں چلا گیا۔

★ نیند میں کسی نے پانی منہ میں ڈال دیا اور پی گیا۔

★ روزہ یاد تھا مگر کلی کرتے ہوئے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے بے اختیار کچھ پانی حلق میں اُتر جائے، تو روزہ فاسد ہو گیا۔ اگر کلی کے دوران روزہ یاد نہیں تھا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

★ اگر کسی کو مارنے اور نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر زبردستی کھلایا پلایا گیا یا جماع کیا، تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ البتہ جس پر جبر کیا گیا اس پر صرف قضاء ہے، اور جس نے جبر کیا اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔

قے کی صرف دو صورتیں مفسد صوم ہیں:

١ قصداً منہ بھر کے قے کی، خواہ باہر پھینک دے یا منہ میں لوٹا لے۔

٢ بے اختیار منہ بھر کر قے آئی اور اس نے قصداً منہ میں لوٹا لی، اگرچہ چنے کے برابر ہی لوٹائی ہو۔

ان دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضاء واجب ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے کرتے وقت روزہ یاد ہو اور قے میں بھی کھانا یا پانی صفراء یا خون آئے، بلغم نکلنے سے کسی صورت میں روزہ نہیں جاتا۔

ان دو صورتوں کے سوا قے کی جتنی صورتیں ہیں کسی میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً قصداً قے کی اور منہ

بھر کرنہ آئی یا بے اختیار آئی مگر منہ بھر سے کم تھی یا منہ بھر تھی مگر لوٹائی نہیں خواہ وہ باہر نکل آئی یا بے اختیار لوٹ گئی یا لوٹالی مگر چنے کی مقدار سے بھی کم یا قصداً منہ بھر کرتے کی یا بلاقصد منہ بھر آئی اور لوٹالی لیکن روزہ دار ہونا یاد نہ تھا تو ان تمام صورتوں میں روزہ نہ ٹوٹا۔

اگر ایک مجلس میں قصداً بار بار قے کی جس کا مجموعہ منہ بھر کی مقدار کو پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اور مجموعی مقدار اس سے کم ہو یا کئی مجالس میں اتنی قے کی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

ف: منہ بھر کر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں رُکے۔

انزال ہونا (منی خارج ہونا): اپنی بیوی سے یا کسی اجنبی عورت یا مرد کو شہوت کے ساتھ مَس کرنے سے یا بوسہ لینے سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء ضروری ہے کفارہ نہیں۔ انزال نہ ہونے کی صورت میں روزہ فاسد تو نہیں ہوگا البتہ مکروہ ہوگا، اس لیے روزے کو اس سے پاک رکھنے کی کوشش کرے۔

مشت زنی: مشت زنی کو استمنا بالید، ہینڈ پریکٹس (Hand Practice) اور جلق بھی کہا جاتا ہے۔ روزے کے دوران مشت زنی کرنے سے اگر انزال ہو گیا، تو روزہ فاسد ہو گیا قضاء ضروری ہے کفارہ نہیں۔ اور اگر مشت زنی سے انزال نہیں ہوا، تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ مشت زنی کرنا ناجائز اور حرام ہے، اس پر لعنت بھیجی گئی ہے، قیامت کے دِن ایسے لوگوں کے ہاتھ حاملہ ہوں گے۔

سگریٹ نوشی اور نسوار کا استعمال: روزے کے دوران سگریٹ نوشی یا نسوار کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا، قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں۔

بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں: اگر کوئی مرد یا عورت بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے رمضان کا روزہ رکھنے پر قادر نہیں اور مستقبل میں بھی قادر ہونے کی کوئی اُمید نہیں اور صحت کی اُمید بھی نہیں، تو ہر روزے کے بدلہ میں تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت فدیہ میں دے سکتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہو گیا تو دوبارہ قضاء کرنا ضروری ہے۔

★ بعض جی چور اور کاہل لوگ از خود فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم سے روزہ نہ رکھا جائے گا، حالانکہ رکھ کر دیکھ لیں تو آسانی سے رکھ سکیں، اس حوالے سے کسی جید عالم اور مفتی سے ضرور پوچھ لینا چاہیے۔

نمازِ تراویح

برکاتِ رمضان سے محروم کرنیوالی دو بیماریاں	۱ بدنظری ۲ غیبت

★......نمازِ تراویح عشاء کے تابع ہے۔

★......نمازِ تراویح میں بیس (20) رکعت عورتوں اور مردوں کیلئے پورے مہینے سنت مؤکدہ ہے۔

★......محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت سنتِ کفایہ ہے۔

★......نمازِ تراویح الگ سنت اور اس میں ختمِ قرآن الگ سنت ہے۔

تراویح کن لوگوں کے پیچھے جائز نہیں: ڈاڑھی منڈانے والا یا ایک مشت سے کم کرنے والا فاسق ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ متبع شریعت حافظ نہ ملے تو بھی فاسق کو تراویح کا امام بنانا جائز نہیں۔

مسجد میں ختمِ قرآنِ کریم پر اسراف: ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوارِ قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے جس کے لئے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

تسبیح تراویح

سُبۡحَانَ ذِی الۡمُلۡكِ وَ الۡمَلَكُوۡتِ سُبۡحَانَ ذِی الۡعِزَّةِ وَ الۡعَظَمَةِ وَ الۡهَيۡبَةِ وَ الۡقُدۡرَةِ وَ الۡكِبۡرِيَآءِ

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی والا، پاک ہے وہ عزت وعظمت والا اور رُعب، قدرت، بڑائی

وَ الۡجَبَرُوۡتِ سُبۡحَانَ الۡمَلِكِ الۡحَيِّ الَّذِیۡ لَا يَنَامُ وَ لَا يَمُوۡتُ سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا

اور دبدبے والا، پاک ہے وہ بادشاہ جو ایسا زندہ ہے کہ سوتا نہیں اور نہ ہی (کبھی) مَرے گا، وہ بہت ہی پاک بہت ہی مقدس ہمارا

وَ رَبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوۡحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ وَ نَسۡئَلُكَ الۡجَنَّةَ وَ نَعُوۡذُبِكَ مِنَ النَّارِ

اور فرشتوں کا اور رُوح کا پروردگار۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، ہم اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ حاصل کرتے ہیں۔

عورتوں کی جماعت تراویح: تراویح میں عورت کا امامت کرانا ناپسندیدہ ہے، لیکن اگر عورت

حافظہ ہو اور اس کو کلامِ پاک تراویح میں سنائے بغیر یاد رکھنا ممکن نہ ہو تو قرآنِ پاک کو بھلانے کے گناہ سے بچنے کے لیے اگر بغیر کسی اعلان اور بلاوے کے حافظہ عورت صرف گھر کی عورتوں کو تراویح میں قرآنِ پاک سنائے تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، اور ایسی صورت میں حافظہ عورت مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو بلکہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو۔

معتکف کو کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے نکلنا جائز نہیں مسجد ہی میں کسی برتن میں دھولے۔

اعتکاف

عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو ''اعتکاف'' کہتے ہیں، رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر محلے کی ایسی مسجد جس میں نمازِ پنجگانہ باجماعت ہوتی ہے اس میں کوئی ایک بندہ اعتکاف بیٹھ گیا تو سب کی طرف سے یہ سنت ادا ہوگئی، لیکن اگر ایک بندہ بھی اعتکاف نہ بیٹھا تو سب اہلِ محلّہ گنہگار ہوں گے۔ اعتکافِ مسنون پر دو مقبول حج کا ثواب حدیث میں آیا ہے، اور یہ شبِ قدر کو پالینے کا بہترین ذریعہ ہے، کیونکہ معتکف ہمہ وقت عبادت میں ہے۔

مرد کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا، اور مسجد بھی ایسی جہاں باقاعدہ نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہو، ایسے مسافر خانے اور راہ گزر کی مسجد نہ ہو جہاں ہر نماز میں نمازی بدلتے رہتے ہیں بلکہ عموماً نمازی متعین ہوں اگرچہ وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ عورت کے لیے اعتکاف گھر کی مسجد میں ہوگا یعنی جو جگہ بھی وہ نماز و اعتکاف کے لیے متعین کرلے۔ گھر کی بجائے مسجد میں اعتکاف کرنا عورت کیلئے مکروہ ہے، اس پر کچھ ثواب نہ ہوگا۔

شبِ قدر اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو عطا فرمائی، پہلی اُمتوں کو یہ نہیں دی گئی۔

شبِ قدر

شبِ قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی بھی ہوسکتی ہے۔ پانچوں طاق راتوں میں زیادہ سے زیادہ آخرت کی کمائی کرنے کی فکر کرنی چاہیے جس میں صدقہ وخیرات کے علاوہ تلاوت، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کا وِرد، دُرودشریف، استغفار، نوافل (مثلاً نمازِ توبہ، نمازِ حاجت اور نمازِ تسبیح وغیرہ) کی کثرت کی جائے۔ اور جس شخص کی فرض نمازیں رَہ گئی ہوں تو وہ نوافل کی بجائے ان کی قضاء کی فکر کرے۔

شبِ قدر کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

''اے اللہ! آپ درگزر فرمانے والے ہیں اور درگزر کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھ سے درگزر فرمائیے''۔

صدقۃ الفطر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کیلئے اور مساکین کی روزی کیلئے مقرر فرمایا۔

★عید الفطر کی صبح جو شخص ساڑھے باون تولہ (613 گرام) چاندی کی مالیت کے برابر سونا، چاندی یا ضروریاتِ اصلیہ سے زائد نقد رقم، گھریلو ساز و سامان، مکان وغیرہ کا مالک ہو تو اس پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے واجب ہونے کے لیے سونا، چاندی اور نقد رقم کے علاوہ ساز و سامان کے لیے مالِ تجارت ہونا شرط نہیں بلکہ ملکیت میں موجود غیر تجارتی ضرورت سے زائد سامان (مثلاً گھر میں رکھا ہوا پُرانا فرنیچر وغیرہ) ہونا بھی کافی ہے۔

ضرورتِ اصلیہ سے مراد رہنے کا گھر، پہننے کا کپڑا، استعمال کی گاڑی اور ضرورت کا سامان جو ہر وقت کام میں آتا ہے یا گاہے گاہے کام میں آتا ہے، سب ضرورت اور حاجاتِ اصلیہ میں داخل ہیں۔

صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟ صدقۂ فطر عید الفطر کے دن کی صبح صادق طلوع ہونے پر واجب ہوتا ہے، عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کرنا بہت زیادہ فضیلت کی بات ہے لیکن عید کے دن سے زیادہ تاخیر کرنا خلافِ سنت اور مکروہ ہے۔ صدقۂ فطر رمضان میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے، لیکن رمضان سے پہلے ادا نہ کرے۔ جو شخص فجر کا وقت آنے سے پہلے فوت ہو گیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔ اور جو فقیر صبح صادق کے بعد مال دار ہوا، اس پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔

صدقۂ فطر کن کن چیزوں سے دیا جا سکتا ہے؟ اور ان کی مقدار:

صدقۂ فطر کی اَدائیگی چار اجناس سے کی جا سکتی ہے: گندم (اگر آٹا ہو تو دو کلو دیا جائے)، جو، کھجور اور کشمش۔ یا ان چیزوں کی قیمت دی جا سکتی ہے۔ قیمت دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خرید سکے۔

صدقۂ فطر دیتے وقت اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ ہم جس کو فطرانہ دے رہے ہیں وہ مستحق بھی ہے یا نہیں؟

جس نے روزہ رکھ کر بُری بات اور بُرے عمل کو نہ چھوڑا، تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

مقدار	نام اشیاء	مقدار	نام اشیاء
ایک صاع (ساڑھے تین کلو)	کشمش	نصف صاع (پونے دو کلو، احتیاطاً دو کلو)	گندم
ایک صاع (ساڑھے تین کلو)	جَو	ایک صاع (ساڑھے تین کلو)	کھجور

ہر سال بازار میں رائج الوقت قیمت کا اعتبار کر کے صدقہ فطر اَدا کیا جائے۔

دینی مدارس کے غریب طلباء کو فطرہ دینا سب سے زیادہ ثواب ہے، کیونکہ اس صورت میں فطرہ کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ صدقۂ جاریہ کا ثواب ملتا ہے۔

شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ نفل روزے شوال (یعنی عید) کے مہینے میں رکھ لیے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا، اگر ہمیشہ ایسا ہی کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر کے روزے رکھ لیے''۔

یاد رکھیے! شوال کے چھ روزے مسلسل رکھیں یا متفرق طور پر،
چاہے عید کے دِن کے بعد رکھیں یا پورے مہینے میں کسی بھی دِن، تمام صورتیں صحیح ہیں۔
عید کے فوراً بعد شروع کرنے کو لازمی سمجھنا غلط ہے۔

یاد رکھیے! بعض مریض شرعی عذر ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر روزہ نہیں رکھتے لیکن دوسروں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ فرض ہم پر سے اُتر گیا، جب کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب مریض تندرست ہو جائے تو اس کی قضاء ضروری ہے۔ اور اگر مستقبل میں صحت کی اُمید نہیں تو ہر روزہ کے بدلہ فدیہ دینا ضروری ہے۔

روزے کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (الترغیب والترہیب)

جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا، روزے کی حدود کو پہچانا اور ان چیزوں سے بچا جن سے روزے دار کو بچنا چاہیے، تو یہ پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

جامعہ محمودیہ و جامعہ عائشۃ الرسول

شعبہ جات

1 شعبہ حفظ
2 شعبہ ناظرہ
3 شعبہ سمر کورسز (بنیادی تعلیم برائے مرد و خواتین)
4 شعبہ دار الافتاء
5 شعبہ تصنیف و تالیف
6 شعبہ دو سالہ ترجمہ و تفسیر کورس (مرد)

فارغ ہونے والوں کی تعداد

حافظات، عالمات و صالحات: 325

شعبہ سمر کورسز کے شرکاء: 1211

اساتذہ و عملہ: 10

داخلہ جاری ہے

اوقات کلاسز

برائے طلباء
نمازِ مغرب کے بعد

برائے طالبات
نمازِ ظہر تا نمازِ عصر

طلباء و طالبات اور کاروباری حضرات و دیگر شعبہ کے مرد و خواتین کیلئے

2 سالہ ترجمہ و تفسیر کورس

صاف ستھرا ماحول
وسیع لائبریری
تجربہ کار اساتذہ

صدقہ حق تعالیٰ شانہ، کے غصّہ کو دُور کرتا ہے اور بُری موت کو ہٹاتا ہے۔

آپ کی زکوٰۃ، فطرانہ اور دیگر صدقاتِ جاریہ وغیرہ کا مستحق و با اعتماد ادارہ

جامعہ ہذا کا سالانہ مستقل خرچ تقریباً 5,50,000 روپے ہے۔

اپنی رقم یہاں بھی جمع کروا سکتے ہیں

اکاؤنٹ نمبر 915136 بنام خالد محمود طاہر
میزان بنک سمن آباد برانچ فیصل آباد



سیٹلائٹ ٹاؤن عقب پیپسی کولا سمندری روڈ فیصل آباد
041-2405340
0333-8371934
E-Mail : khalidmehmood1432@gmail.com
Website : www.jamiamahmoodia.blogspot.com